بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے ما بعد للعہ

نمبر ۵۰ | سرا جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۱۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | نمبر ۵۰

سلسلۃ الجدید جلد ۲ | ۲۶ ماہ شوال ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۰۶ء | سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

Digitized by Khilafat Library

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۲۰ ؎

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۱۰ ؎

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی للعہ غربار سے جنکی آمد ماہوار ۵ ہو یا کم صرف عہ عام قیمت مابعد للعہ

فی پرچہ ۲؍ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

لوکل ... ۱۲؍ افریقہ ...... للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکاری کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اُسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلاء میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

نام کتاب و مصنف	مضمون	قیمت
تفسیر سورۃ جمعہ ہن (کذا) از حضرت حکیم مولوی نور الدین	یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ مین بیان فرمائی تھی جسے ایک دوست نے جمع کرکے کتاب کی صورت مین چھاپ کر شائع کیا ہے	۴ر
نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی صاحب موصوف	دہرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب لاجواب۔ مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ آیات قرآنی کی تفسیر۔ بعد نظر ثانی مصنف دوبارہ از سر نو چھپوائی گئی۔	۰۸ر
اختیار الاسلام۔ ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب نو مسلم سیکنڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان	آریہ مذہب کے رد مین ایسی عمدہ کتاب ہے۔ کہ اس نے بہت سے آریون کے خیالات درست کر دیئے ہین قابل دید کتاب ہے ضرور ملاحظہ فرمادین	حصہ اول ۴ر دوم ۶ر سوم چہارم [illegible]
لغات القرآن حصہ اول مولفہ سید عبد الحی عرب صاحب	قرآن شریف کی لغات کو عربی اور اردو مین مستند طور پر لکھا گیا ہے اور ایک اہل زبان عرب کی تصنیف ہے۔	عہر
لیکچر لاہور	جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بڑے مجمع لاہور مین اسلام کی خوبیون کے بیان مین دیا۔	۲ر
وفات مسیح	نظم پنجابی	۲ر
کاسر احمدی	"	۰ر
التذکرہ مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب	ترجمہ نماز و اسماء الٰہی	۲ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتہم کے درمیان مباحثہ	۷ر
آیات الرحمان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصائے موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش۔ اس کتاب مین شیطانی اور رحمانی القارین فرق دکھایا گیا ہے۔	۸ر
صیانۃ القرآن عن وسواس الشیطان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	تردید خیالات مولوی عبد اللہ چکڑالوی	۳ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے عقلی اور نقلی ثبوت متعلق دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۴ر

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ کالم	۲۶	۱۴	۹	۳	۱¾
⅛ کالم	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

(۱) یہ اُجرت پہلے ہی سے کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اُجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہین

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینے کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) تقسیم کرائی فی ضمیمہ ہر فیصدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک مزدوری ہر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کرین ان کا اشتہار بند کرکے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی۔

(۷) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینجر کو دکھالے مینجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار نامناسب سمجھے تو اس مین مناسب تبدیلی کرلے یا اشتہار کو بند کردے۔

(۱۰) چونکہ اشتہارات کے واسطے صفحے مقرر ہین اس واسطے صرف گنجائش کے ہوتے پر اشتہار لیا جاویگا۔

نمبر ۵۰ | ۲۶ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

فہرست مضامین

ڈائری

القول الطیّب

۲۹ ۔ نومبر ۱۹۰۶ء ۔ ایک درویش حضرت صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا ۔ اس نے ذکر کیا کہ پہلے مین بہت وظائف پڑھتا تھا اور مجھ پر فتوحات کا دروازہ کہلا تھا اور آمد ہوتی تھی مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ حالت جاتی رہی اب باوجود بہت وظائف پڑھنے کے کچھ نہین آتا کوئی ایسا طریق بتلائین کہ پھر وہ بات شروع ہو جاوے حضرت نے فرمایا فتوحات وغیرہ مقاصد کو مدنظر رکھنا ہماری شریعت کے نزدیک شرک ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اللہ کی خاطر کرنی چاہیئے ۔ اس مین کسی اور بات کو نہ ملاؤ اور نہ کوئی امر نیت رکھو ۔ عمل صالح وہ ہے جس مین کوئی فساد نہ ہو اگر انسان کچھ دین کا بننا چاہیئے اور کچھ دنیا کا بننا چاہے ۔ تو یہ محض ایک فساد ہے ایسی حالت سے بچنا چاہیئے ۔ خدا ایسے آدمیون کو پسند نہین کرتا ۔ عمل صالح وہ ہے جو محض خدا کیواسطے ہو پھر خدا تعالےٰ اپنے بندے کی پرورش آپ کرتا ہے اور اس کے واسطے گذارے کی صورتین خود بخود ظاہر ہو جاتی ہین ۔ مگر یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے انسان کے واسطے مناسب نہین کہ اپنی عبادت کے وقت ایسی باتون کا خیال دل مین لاوے ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا رزق آسمانون پر ہے ۔ دیکھو جب ایک انسان کسی دوسرے انسان کے ساتھ محبت رکھتا ہے ۔ تو اس مین بھی خالص محبت وہ سمجھی جاتی ہے جس کے درمیان کوئی غرض نہ ہو اصلی محبت کا نمونہ دنیا کے اندر ماں کی محبت مین قایم ہے کہ وہ اپنے بچے کو کسی غرض کے واسطے محبت نہین کرتی بلکہ وہ محبت طبعی ہوتی ہے اگر کوئی بادشاہ بھی کسی عورت کو کہے کہ تو اپنے بچے کے واسطے اتنی تکلیف نہ اُٹھا اس کو اپنے حال پر چھوڑ دے مرے یا زندہ رہے کوئی بازپرس تجھ سے نہین ہوگی تو وہ عورت بادشاہ پر بجائے خوش ہونے کے سخت ناراض ہوگی کہ یہ میرے بچے کے حق مین موت کا کلمہ موہنہ سے نکالتا ہے اور محبت کا جوش دو طرفہ ہوتا ہے بچہ نابالغ ہوتا ہے اس کو کوئی سمجھ نہین کہ دوست کیا ہے اور دشمن کیا مگر ہر حالت مین ماں کی طرف دوڑتا ہے اور اسی سے انس پکڑتا ہے ۔ دل را بدل رہیست والا معاملہ ہے جب بچہ نادان ہوکر ماں کی محبت کے عوض مین محبت کرتا ہے تو خدا ایک بچے سے بھی گیا گذرا ہے کہ وہ تمہاری محبت کا عوض تم کو نہ دیگا وہ ضرور محبت کرنے والون کے ساتھ محبت کرتا ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب انسان نرم رفتار سے خدا کی طرف چلتا ہے تو خدا دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے جب انسان کا دل خالص ہو جاتا ہے تو پھر دنیا کچھ چیز نہین وہ تو خود بخود خدمت کرنے کے واسطے تیار ہو جاتی ہے لیکن وظائف کے ساتھ خواہش کرنا کہ دنیا مل جاوے ۔ یہ ایک بت پرستی ہے اور اس سے سالک کو سخت پرہیز درکار ہے ۔ جب خدا مل گیا تو پھر دنیا کچھ شے نہین ۔ جو لوگ دنیا کے پیچھے پڑتے ہین ۔ دنیا اُن سے بھاگتی ہے اور جو دنیا کو چھوڑتے ہین ۔ دنیا خود بخود ان کے پیچھے آتی ہے

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین ۔ آپ ایک ضروری مضمون کے لکھنے مین مصروف ہین جو کہ حقیقۃ الوحی کے ساتھ لگایا جاویگا ۔ کتاب مذکور کی اشاعت تاحال نہین ہوئی حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے جمعہ گذشتہ مین مسجد مبارک مین خطبہ جمعہ پڑھا جس مین مولویصاحب موصوف نے ایک نہایت لطیف پیرایہ مین حضرت مسیح موعود کے ہند مین آنے کے متعلق ایک پیش گوئی قرآن شریف مین سے دکھائی اس خطبہ کا اقتباس کسی آئندہ اشیو مین انشاء اللہ کیا جاویگا ۔

اس ہفتہ مین بابو علی گوہر صاحب میرٹھ سے بابو محمد صاحب لودہانہ سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے ۔

معذرت

چونکہ اخبار کے واسطے جو کاغذ خرید کیا گیا تہا وہ ختم ہوچکا ہے اور بہ سبب لمی فنڈ کے جو سال کے آخر مین عموماً ہوجایا کرتی ہے نیا کاغذ خریدا نہین جا سکا اس واسطے یہ اخبار معمولی کاغذ پر چھپا ہے جو اتفاقاً دفتر مین موجود تہا اور غالباً اگلے دو اخبار بھی اسی کاغذ پر نکلین گے کیونکہ تاحال کاغذ نہین آیا لیکن بہرحال شروع سال ۱۹۰۷ء سے وہی عمدہ کاغذ اخبار کو لگایا جاویگا

اگلا پرچہ دیر سے نکلیگا

چونکہ اگلے اخبار مین ایک ہی مسلسل مضمون درج کیا گیا ہے جو کہ بہ سبب طویل ہونے کے اخبار کے معمولی صفحون پر نہین آسکتا ۔ اس واسطے ۲۰ دسمبر کا اخبار بجائے ۱۶ صفحون کے ۲۰ ۔ یا ۲۴ صفحون پر شائع ہو گا ۔ اور اس وجہ سے اخبار کے شائع ہونے مین دیر ہوگی کیونکہ وہ پرچہ حسب معمول جمعرات کے دن ڈاک مین ڈالا نہ جا سکے گا ۔

حضرت مسیح موعودؑ اور ایک ہندی رسالہ

سرستی نام ایک معزز رسالہ ہندی زبان میں انڈین پریس الہ آباد سے نکلتا ہے۔ اس کے اکتوبر ۱۹۰۷ء کے نمبر میں اعلیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک آرٹیکل مہندر لال کے قلم سے چھپا ہے۔ جس کا ترجمہ خصوصیت سے میں بدر کے ناظرین کے لئے چھاپنا مناسب سمجھتا ہوں سرستی نے فی الحقیقت بڑی عالی ظرفی اور فراخ دلی سے کام لیا ہے کہ اس نے حضرت اقدس کے متعلق مضمون کو چھاپ دیا ہے اور اس کے لکھنے والے نے جو ہندو ہے نہایت بے تعصبی سے اصل واقعات کو پیش کیا ہے جس کے لئے میں حق پسندوں کی طرف سے ان کا شکر گزار ہوں میرا خیال ہے کہ سرستی کا یہ آرٹیکل بہت لوگوں کے لئے مفید اور موثر ہوگا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی

ہندو دھرم پر چلنے والوں کا بشواس (یقین) ہے کہ سمت کل یگ (فیج اعوج) کے آنے پر بشن بھگوان کلکی اوتار لے کر سنسار (دنیا) کو سیدھے راستہ پر چلانے کے واسطے آئیں گے۔

پنجاب میں ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے قادیان نام گاؤں کے رہنے والے حضرت مرزا غلام احمد صاحب یقین دلاتے ہیں کہ دھرم پشتکوں (مذہبی کتابوں) میں جیسا کہ اوتار کے آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس کے انوسار (موافق) وہ اس دنیا میں پرگٹ ہوئے ہیں جو لوگ ان کی سکھشا (تعلیم) پر چلیں گے وہ ابدی بہشت حاصل کریں گے۔ اسی طرح پر عیسائیوں کا جو اعتقاد ہے کہ حضرت مسیح پھر آویں گے۔ ان کو چاہیئے کہ اب کسی اور مسیح کے آنے کی باٹ (راہ) نہ دیکھیں۔ حضرت ہی کو مسیح سمجھ کر ان پر بشواس (یقین) لاویں سب سے زیادہ زور ان کا مسلمانوں پر ہے

مرزا صاحب یقین دلاتے ہیں کہ جو کوئی قرآن پر ایمان رکھتے ہیں ان کو جاننا چاہیئے۔ کہ جس مہدی کی سنسار میں آنے کی پیش گوئی قرآن میں کہی گئی ہے اور جو شرطیں کی گئی تھیں ان سب باتوں کو انہوں نے پورا کیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ ان کو کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ سنہ ۱۸۸۰ء میں ان کو پرمیشر نے اپنا اچھیا (منشار) ظاہر کرنے کے لئے چنا۔ ابتدا میں ان کو خبر دی گئی کہ ان کے پاس اچھے لوگ چاروں طرف سے آئیں گے۔ (یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے ایڈیٹر) مرزا صاحب ان کے لئے سامان کریں ان کی بہتایت سے گھبراویں نہیں۔ (ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس والی پیشگوئی کا اشارہ ہے ایڈیٹر) سنہ ۱۸۸۸ء میں مرید بنانے کی ریت چلی اور احمدی جماعت کا سلسلہ آرنبھ (شروع) ہوا۔ سنہ ۱۸۹۱ء میں عیسےٰ ہونے کا دگیاپن (اعلان) دیا گیا۔ اس کا بڑا اختلاف ہوا۔ ان کی دیکھا دیکھی سیالکوٹ کے چراغدین نامی ایک مسلمان نے بھی عیسےٰ ہونے کا دعوےٰ کیا جس کے لئے مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی کی کہ وہ بہت بری طرح مارا جاوے گا۔ جس کے موافق اس کی موت پلیگ سے ہوئی۔

(یہ واقعہ تو بالکل صحیح ہے لیکن بخیال اصلاح و توضیح اس پر اتنا مستزاد کرنا ضروری ہے کہ چراغدین جموں کا رہنے والا تھا اس کے لئے حضرت اقدس نے پیشگوئی میں صاف طور پر لکھدیا تھا کہ وہ طاعون سے ہلاک ہوگا چنانچہ جب اس نے مخالفت کا علم بلند کیا اور حضرت حجۃ اللہ کی مخالفت میں بے باکی سے قلم اٹھایا بلکہ حضرت اقدس کی ہلاکت کے لئے دعا مانگی اور مباہلہ کیا کہ کاذب کو خدا طاعون سے ہلاک کرے وہ اپنے خیال اور یقین سے حضرت اقدس کو معاذ اللہ کاذب سمجھتا تھا۔ خدا تعالےٰ نے اپنے جلال کے لئے یہ کرشمہ دکھایا کہ خود اس کو ہلاک کیا جس سے ثابت ہو گیا کہ وہ کاذب تھا اور حضرت اقدس کو صحیح سلامت رکھا چنانچہ ابھی وہ کتاب کو تمام و کمال چھپ کر دیکھنے بھی نہ پایا تھا کہ نہایت سختی سے پلیگ سے ہلاک ہوا اور حضرت کی سچائی پر مہر کر گیا۔ ایڈیٹر)

یہ بھی قرآن میں لکھا ہے کہ جب مہدی آویگا تب چاند اور سورج کو رمضان کے مہینے میں گرہن ہوگا۔ (مہدی مسعود کا یہ نشان قرآن کریم میں اشارۃ النص کے طور پر آیا ہے اور حدیث صحیح میں کھلے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ایڈیٹر)

چنانچہ سنہ ۱۳۱۱ھ کے رمضان میں ۱۳ تاریخ کو چاند گرہن اور ۲۸ کو سورج گرہن ہو کر یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

امرتسر کے ایک پادری نے حضرت کی نندیا کی (حضرت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایڈیٹر) ۱۵ مہینے کے اندر اس کے مرجانے کی پیشگوئی کی گئی مگر پادری نے اپنے کرتوت (فعل) پر اپنے ہردے بڑی پشچاتاپ (توبہ) کی اس سبب سے وہ موت کے پنجہ سے بچ گیا مگر جب عیسائیوں نے قسم کھلا کر اس سے یہ بات پوچھی تو اس نے پشچاتاپ کرنے سے انکار کیا۔ (اصل بات یہ ہے کہ آتھم عیسائی نے پندرہ مہینے کے اندر پیشگوئی کے موافق رجوع الی الحق کی شرط سے فائدہ اوٹھایا۔ لیکن جب اس حق کو اس نے چھپایا اور باوجودیکہ اس کو قسم کھانے کے لئے حضرت اقدس نے بلایا اور چار ہزار روپیہ انعام بھی دینا چاہا کہ اگر وہ یہ قسم کھائے کہ میں نے اس پیشگوئی سے ڈر کر رجوع نہیں کیا تو وہ ضرور ایک سال کے اندر فوت ہو جاوے گا اور اگر فوت نہ ہو تو چار ہزار روپیہ انعام لے گا۔ وہ قسم کے لئے نہ آیا اور یوں حق پوشی کے جرم کا مرتکب ہوا تب خدا تعالی کی غیرت نے اسے ہلاک کر دیا ایڈیٹر) اور جلدی ہی مرگیا۔

پلیگ (طاعون) کا اس ملک میں آنا سب سے پہلے مرزا صاحب نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں ظاہر کیا۔ یہ سنہ ۱۸۸۰ء کی بات ہے اور اس کا (طاعون کا) عالمگیر ہونا ان کو سنہ ۱۸۹۸ء میں معلوم ہوا۔

پنجاب آریہ سماج کے پنڈت لیکھرام کا مارا جانا کسی سے چھپا ہوا نہیں۔ پنڈت جی مرزا صاحب سے بات چیت (مباحثہ) کرنے کے لئے خود قادیان گئے تھے وہیں ان کی موت کا وقت ان کو بتایا گیا۔ (اصل یہ ہے کہ قادیان میں آکر اونہوں نے حضرت اقدس سے نشان مانگا تھا۔ جس پر حضرت اقدس نے اس کی تحریری اجازت لے کر اس کے متعلق وہ پیشگوئی شائع کی جس میں اس کی موت صورت موت اور وقت موت سب کچھ بتا دیا گیا تھا ایڈیٹر) جو ایسا صحیح نکلا کہ قاتل کا پتہ لگانے کے لئے مرزا صاحب کے گھر کی تلاشی ہوئی۔ براہین احمدیہ میں سوامی

دیانند سرستی کی موت کے متعلق جو کچھ کہا گیا تھا وہ بھی ٹھیک نکلا ان سب نشانات کو دیکھ کر ان کے مسلمان اُن پر ایمان لائے ہین۔ آجکل ان کے سماج (سلسلہ) مین تین لاکھ آدمی ہین۔ وہ افغانستان۔ افریقہ۔ عرب ایران۔ آسٹریلیا۔ سٹریٹ سٹلیمنٹ تک پھیلے ہوئے ہین۔

حضرت مرزا صاحب نے اپنی سوانح عمری اپنے آپ لکھی ہے اور اپنے پُرشون (اجداد) کا برتانت (حال) کہتے ہوئے ان کو قندہار کا مغل بتایا ہے۔ ہندوستان مین آکر انہون نے اسلام پور نام گاؤن بسایا جس کا اصل نام اسلام پور قاضی ماجھی تھا یہ جگہ لاہور سے ۵۰ کوس کے فاصلہ پر شمال مشرق کی طرف واقع ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد اسی گاؤن کا نام قادیان ہوگیا ہے۔ مغل لوگ اسرائیلی خاندان کے ہین اور اسی نیشن مین عیسے کا ہونا بتایا جاتا ہے۔ مرزا صاحب نے تحقیق کیا ہے کہ کشمیری اور افغان قدیم اسرائیلی خاندان کے لوگ ہین۔ مرزا صاحب کا جنم ۱۸۳۹ء مین ہوا تھا۔ اس سمے ان کا خاندان بہت غریب ہوگیا تھا۔ سکھون نے ان کی بہت سی پُرانی جائیداد برباد کر ڈالی تھی۔ جس کے حاصل کرنے کے لئے ان کے پتا (والد صاحب) کو بڑے مقدمے لڑنے پڑے۔ ان کے جنم سے ان کے سابق خاندان کا خاتمہ ہوا پرماتما نے ان کو کہدیا تھا کہ اب اس خاندان کا نئے سر سے نام ہوگا۔ اور ایسی عزت بڑھیگی کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت لینگے۔ بچپن مین انہون نے اچھے اچھے مولویون سے فارسی اور عربی پڑھی۔ باپ سے انہون نے حکمت پڑھی بڑے ہوکر زمینداری کے کاروبار مین پتا کو سہارا دیا اور پتا کی اجازت سے کچھ دن انگریزی سرکار کی نوکری بھی کی انہین دنون آپ کو یہ معلوم ہوا کہ نوکری پیشہ لوگ نہایت گندی زندگی بسر کرتے ہین۔ کیونکہ ... ...

- - ان کی تمام دلی خواہشین حرام یا حلال مال حاصل کرنے ہی تک محدود ہین۔ بہتیرے تکبر اور بدچلنی۔ دین کی لاپرواہی اور طرح طرح کے اخلاق رزیلہ مین شیطان کے بھائی ہین۔ اس لئے نوکری چھوڑ کر آپ پھر زمینداری کے کام مین لگے مگر اپنا بہت سا وقت قرآن شریف کے پڑھنے مین صرف کرتے تھے۔ اُنہین دنون ان کے پتا نے ایک دن یہ خواب دیکھا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بڑے ٹھاٹ باٹ (شان وشوکت) سے آئے ہین پتا نے آپ کو نذر دینے کے لئے ایک روپیہ نکالا۔ مگر وہ کھوٹا نکلا۔ اس کی تعبیر یہ ہوئی کہ دنیاداری کے ساتھ خدا اور رسُول کی محبت کھوٹے روپیہ کی سی ہے۔ ان کو پتا نے اپنی عمر مقدمے لڑنے مین ہی کاٹی تھی اس سے ان کو اپنے جیون کا بے ارتھ (ضائع) جانا بہت افسوس اور فکر کا باعث ہوگیا۔ اسی بچار سے انہون نے ایک مسجد بنوائی اور یونہی وہ پوری ہوئی تونہی ان کا دیہانت (انتقال) ہوگیا اسی مسجد مین ان کی اچھیا انوسار (مرضی کیموافق) بتائی ہوئی جگہ پر ان کی قبر بنائی گئی۔

پتا کے مرنے کے دن ہی حضرت کو پہلا الہام ہوا جس کا ارتھ یہ تھا۔ کہ آج سورج است (غروب آفتاب) پیچھے پتا کا انتقال ہوگا۔ اور ویسا ہی ہوا جب انہین دنیا کے آدمیون کی طرح پتا کے مرجانے کا سوچ ہوا تب دوسرا الہام ہُوا۔ جس کا یہ مطلب تھا کہ کیا ایک پرانی کے لئے پرمیشر کافی نہین ہے۔ اس الہام سے ایسی تسلی ہوئی کہ بیان نہین کی جاتی یہ الہام ایک نگینہ پر کھدوا کر اس کی ایک انگشتری انہون نے بنوالی۔ مرزا صاحب ابتدا ہی سے پرماتما کے بڑے بھگت ہین۔ ان کا یقین ہے کہ ان سے ایشور کی بھی بڑی محبت ہے۔ ایک مرتبہ اُنہین خواب مین ایک مہاتما نے اپدیش دیا کہ پوتر لوگون کو روزے رکھنا بڑی ضروری بات ہے مرزا صاحب نے اس کے موافق روزون کا رکھنا شروع کیا مگر دکھاوٹ کے لئے نہین ان کا قاعدہ تھا کہ گھر سے کھانا منگوا کر چپ چاپ کسی اناتھ (یتیم) کو دیدیتے رات کو ایک بار کھانا کھاتے تھے اس کو بھی آپ نے گھٹانا شروع کردیا اور یہان تک نوبت پہنچی کہ دن رات کئی تولے روٹی کھاتے تھے اس پر بھی اُنہین کچھ کشٹ (تکلیف) نہین ہوا۔ ان کے آتمک (روحانی) بچار بہت بڑھ گئے اور حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دیدار انہین جاگتے ہوئے دکھائی دیا۔ اس روپ کا برن کرنا کٹھن ہے کیونکہ دنیا کی آنکھ سے یہ دُور ہے نو دس مہینے اسی طرح گذرے۔ اس کا پھل اُنہین یہ ملا کہ بھوک پیاس بس (قابو) مین ہوگئی۔ ایک موٹا پہلوان بھی ان کے برابر بھوکا نہین رہ سکتا تیرہوین صدی گذرنے پر جب چودہوین صدی لگی تب یہ عجیب واکیہ مرزا صاحب کو ملا (یعنے یہ الہام ہوا۔ ایڈیٹر) کہ ایشر ہی نے مجھے قرآن سکھلایا ہے اور اس کا مول تتو (صحیح مطلب) تجھ پر کھولدیا ہے یہ اس لئے ہوا کہ تو ان لوگون کو ڈراوے جو پشت در پشت سے غفلت اور غلطیون مین پڑے ہوئے ہین۔

اس سے وہ راہ راست پر آجائین گے ان کو کہدے کہ مین پرمیشر کی طرف سے لوگون کی طرف مقرر کیا گیا ہون۔

یہ بچن براہین احمدیہ نام پستک (کتاب) مین چھاپا گیا ۱۸ برس ہوئے جب (اب تو پچیس سے زیادہ ہوگئے ایڈیٹر) مرزا صاحب نے اس کتاب کو شائع کیا تھا۔

ان کے سلسلے مین سیدھے سادے بھولے مسلمان ہی نہین بلکہ کتنے ہی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ ڈپٹی کلکٹر تحصیلدار۔ اسسٹنٹ سرجن ہاسپٹل اسسٹنٹ وغیرہ اور کئی رئیس۔ جاگیردار۔ علاقہ دار اور نوابون کی اولاد ہین۔ اور کتنے ہی منش (انسان) جو پہلے بُرے چال چلن تھے ان کے اپدیش (نصیحت) سے نیک بن گئے ہین مرزا صاحب انگریزی سرکار کے بڑے خیرخواہ ہین۔ مسلمانون مین کافرون کے مارنے کے لئے جو جہاد کرنے کی بات ہے اس کا یہ کھنڈن (رد) کرتے ہین۔ اپنے پیغمبر ہونے کے رشہ مین کہتے ہین۔

خدا میرے پر تجلی فرما ہوا۔ اس نے مجھ سے باتین کین مجھے اس نے کہا کہ اگر تیرے لئے یہ مشکل پیش آوے کہ لوگ کہین کہ ہم کیونکر سمجھین کہ تو خدا کی طرف سے ہے تو تو انہین کہدے کہ اس کے آسمانی نشان میرے گواہ ہین۔ ... ...

- - دعائین قبول ہوتی ہین پیش از وقت غیب کی باتین بتلائی جاتی ہین۔ ان باتون مین کوئی تیرا مقابلہ نہین کر سکتا یہ نشان مجھے اس لئے دیئے گئے جن سے مین اس سچے خدا کی طرف لوگون کو کھینچون۔ جس کی طرف ایک دن ہر ایک کو جانا ہے۔ آجکل جو بار بار زلزلے آرہے ہین۔ ان کا آنا بھی مرزا صاحب نے بہت پہلے سے کہا ہے ان کو پرمیشر سے جو بچن ملتا ہے انہین یہ اپنے اخبارون مین چھپوا دیتے ہین۔ قادیان سے بدر الحکم دنیا کے مذاہب پر نظر اُردو مین اور انگریزی مین ریویو آف ریلیجنز چار اخبار نکلتے ہین۔ (ایڈیٹر اب تو سات ہین)

حضرت نے ابھی حال مین ایک تجویز یہ نکالی ہے کہ قادیان مین ایک جگہ ایسی بنائی جاوے جہان دھارمک (صلحاء) لوگ مرنے کے بعد دفن ہون اوس کا نام

بہشتی مقبرہ رکھا گیا ہے۔

مرنے کے بعد یہاں دفن ہونے کی خواہش کرنے والوں کو اپنی جائیداد کا دسواں حصہ سرکار مین مقبرہ کے نام لکھوا دینا چاہیئے۔ (اصل یہ ہے کہ یہ حصہ مقبرہ کے لئے مخصوص نہین بلکہ اشاعت اسلام اس کی غرض ہے۔ ایڈیٹر) غریب احباب مفت جگہ پائین گے آجکل قادیان مین حضرت کے درشن کو بہت سے یاتری جاتے ہین ان کے لئے ایک لنگرخانہ کھولا ہوا ہے جہاں سب کو بھوجن ملتا ہے۔ مرزا صاحب کی تصویر امریکہ تک کے اخبارون مین چھپ چکی ہے مین آگرہ میڈیکل کالج کے پروفیسر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کا بہت دہنیاد (شکریہ) ادا کرتا ہون۔ آپ ہی سے مین نے پہلے پہل حضرت کا نام سنا تھا۔ تب سے مین برابر حضرت مرزا صاحب کی بانیون (تقریرون) کو بڑی محبت سے پڑھا کرتا ہون۔

(دہنہ رلال)

Digitized by Khilafat Library

اشتہار سالانہ جلسہ انجمن تشحیذ الاذہان

انجمن تشحیذ الاذہان جو کہ ۱۹۰۶ء کے شروع مین بمشورہ حضرت مسیح موعود بدین غرض قائم کی گئی ہے کہ نوجوانان سلسلہ احمدیہ تقریر و تحریر مین حاصل کرین اور اس قابل ہون کہ دشمنان اہل اسلام اور مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اعتراضات کا بوقت ضرورت اچھی طرح سے دندان شکن جواب دے سکین اس انجمن کا پہلا سالانہ جلسہ (سالانہ جلسہ اس لئے خاص کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا غرض کے پیدا کرنے کے لئے اس انجمن کے وقتاً فوقتاً جلسے ہوا کرین گے) تعطیلات دسمبر مین بتاریخ ۲۶ و ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء مسجد اقصےٰ مین منعقد ہوگا اور اس جلسہ مین علاوہ ممبران انجمن ہذا کے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ بیرونجات کے احمدی نوجوانون کی کمیٹیون کی طرف سے ڈیلیگیس بھی آئین گے اور یہ اشتہار بدین غرض شائع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر احمدی نوجوانون کی ایسی کمیٹیان ہون جن کے اغراض مندرجہ بالا اغراض سے مطابقت رکھتے ہون اور وہ کمیٹیان ہمارے علم مین نہ ہون تو ان کو چاہیئے کہ مہربانی فرما کر جلسہ ہذا کے لئے اپنی طرف سے ڈیلیگیٹس مقرر فرما دین اور ان کی اطلاع ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء تک سکریٹری انجمن تشحیذ الاذہان کو کردین اور ایسے ڈیلیگیٹس کے لئے ضروری ہوگا کہ ۲۵ دسمبر ۱۹۰۶ء تک پہنچ جاوین۔

اور دوسرے یہ اشتہار اس غرض سے شائع کیا جاتا ہے کہ تمام ممبران سلسلہ عالیہ احمدیہ جو اس وقت قادیان مین موجود ہون۔ اس جلسہ مین تشریف لاوین اور مجلس ہذا کو ممنون احسان بنائین۔ اس جلسہ کا انعقاد تعطیلات دسمبر مین اس لئے مقرر کیا گیا ہے۔ کہ اس وقت تمام بیرونجات سے بہت سے احمدی احباب قادیان مین تشریف لائے ہین۔

پروگرام جلسہ ہذا۔ (منظور کردہ سب کمیٹی جلسہ)

۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء (جلسہ برائے* استقبال ڈیلیگیٹس)

* نوٹ۔ اس جلسہ مین بھی کل احمدی احباب بخوشی تشریف لا سکتے ہین۔

۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء بوقت صبح ۷½ بجے سے ۹½ تک

اس جلسہ کے پریذیڈنٹ و سکریٹری وہی ہون گے جو انجمن ہذا کے پریذیڈنٹ اور سکریٹری ہین۔

نمبر	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پریذیڈنٹ	ہمارے اغراض اور وہ کیونکر پورے ہوتے جاوین	۷½ بجے سے ۸ بجے تک
۲	عبد الرحیم سکرٹری	شکریہ محسنین	۸ ” ” ۸½ ” ”
۳	ڈیلیگیٹس	مختلف تقاریر	۸½ ” ” ۹ ” ”
۴	پریذیڈنٹ	آخری تقریر	۹ ” ” ۹½ ” ”

۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ اس جلسہ کے پریذیڈنٹ مولانا مولوی نور الدین صاحب ہون گے اور سکرٹری انجمن ہذا کا سکرٹری ہوگا۔

جلسہ اوّل بوقت صبح ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک

نمبر	نام	مضمون	وقت
۱	حضرت مولوی نور الدین صاحب	انجمن کے اغراض کے متعلق کوئی تقریر	۹ بجے سے ۹½ بجے تک
۲	سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان	رپورٹ انجمن تشحیذ الاذہان	۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک
۳	چودہری فتح محمد صاحب طالبعلم اسلامیہ کالج لاہور	بعثت نبی کریم صلعم پر مخالفین کے اعتراض اور ان کے جواب	۱۰ ” ” ۱۱ ” ”

جلسہ دوم بوقت شام ۲ بجے سے ۴ بجے تک

نمبر	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	ماسٹر محمد دین صاحب طالب علم علیگڈھ کالج	وفات مسیح	۲ بجے سے ۲½ بجے تک
۲	میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایڈیٹر رسالہ ہذا	شرک	۲½ ” ” ۳½ ” ”
۳	پریذیڈنٹ	آخری تقریر	۳½ ” ” ۴ ” ”

انجمن تشحیذ الاذہان کے ممبر یہ ہین۔

(۱) میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ انجمن تشحیذ الاذہان و ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان (۲) عبد الرحیم۔ سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان و مینیجر رسالہ (۳) چودہری فتح محمد صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۴) چودہری عبد السلام صاحب محاسب انجمن (۵) منشی برکت علی صاحب نائب سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان (۶) شیخ تیمور صاحب ممبر (۷) سید طفیل حسین صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۸) چودہری محمد ضیاء الدین صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۹) محب الرحمان صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۱۰) عبد اللہ خان صاحب کوریہ ممبر تشحیذ الاذہان (۱۱) شیخ عبد الرحمن صاحب ممبر تشحیذ الاذہان۔ المشتہر عبد الرحیم سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

لیکچر گجرات

گجرات مین جو لیکچر ۲ دسمبر ۱۹۰۶ء کو ہوا اگرچہ وہ بہت طول پکڑ گیا تہا جو غالباً دو گھنٹہ تک رہا مگر اس کا خلاصہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے شاید اس سے کسی رشید کو فائدہ پہنچے یہ لیکچر تین حصون مین منقسم تھا اول تو سکھ صاحبان مخاطب تھے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ آج کل جو گرنتھ صاحب میرے بزرگون اور سکھ سردارون کے ہان اعلےٰ درجہ کی دینی کتاب سمجھی جاتی ہے وہ درحقیقت ساری کی ساری باوا نانک صاحب کی تحریر نہین ہے بلکہ اُس مین بہت کچھ اور لوگون نے بھی تصرف اور کمی بیشی کر دی ہے۔ چنانچہ سب سکھ صاحبان کو معلوم ہے کہ باوا صاحب کے شلوک ان کے زمانہ مین جمع کئے گئے تھے۔ بلکہ قریباً دو سو سال کے بعد ان وانیون کو اکٹھا کیا گیا اور ان کے ساتھ باوا صاحب کے دوسرے گدی نشین گروؤن نے اپنے پاس سے نئے نئے شلوک بنا بنا کر گرنتھ مین لکھدئیے اور انہین باوا صاحب کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے اور ایسے شلوکون کے بعد نانک کا نام بھی لکھدیا گیا ہے۔ اس تصرف بیجا کی تفصیل تو الگ ٹریکٹ مین درج ہے مگر یہان اس قدر لکھنا کافی ہے کہ گرنتھ صاحب کے محرف مبدل ہونے مین کسی کو شک نہین اور اس امر کا اقرار تمام گرنتھیون کو ابتک ہے۔ اس لئے بیان کیا جاتا ہے کہ دراصل تحریر باوا نانک کی وہ ہے جو چولہ صاحب کے نام سے اور ابتک باوا نانک کے قصبہ مین موجود ہے جہان ابتک میرے بزرگ چولہ صاحب کے متھا ٹیکتے اور برکت ڈھونڈتے ہین اور چولہ صاحب پر نماز اور قرآنی آیتین جابجا لکھی ہوئی ہین جس سے صاف ظاہر ہے کہ گرنتھ سے باوا صاحب کا مذہب اس قدر ظاہر نہین ہوتا جس قدر چولہ صاحب اور ان کی سوانح عمری سے ۔۔۔۔۔۔۔ اور یہ بھی ہر ایک کو معلوم ہے کہ باوا صاحب نے نہ ایک دفعہ بلکہ دوبار مکہ معظمہ کا حج کیا قصہ کوتاہ ان واقعات کثیرہ سے ثابت ہے۔ کہ باوا صاحب پکے مسلمان تھے۔

بعد ازان لیکچر کا بڑا حصہ اس امر پر مشتمل تھا کہ درحقیقت سچا اور منجانب اللہ وہی مذہب ہو سکتا ہے جس مین حوادث زمانہ اور انقلاب روزگار سے تغیرات واقع ہو گئے ہون یعنے اُس مذہب مین ہمیشہ ایسے برکات اور تاثیرات کا سلسلہ جاری ہے۔ جو ابتدا آفرینش سے چلا آیا ہے اور ایسا ہونا چاہیئے کہ حضرت آدم یا جب سے دنیا کی تاریخ کا پتہ لگ سکتا ہے۔ مذہب کے ثمرات اور نتائج ہمیشہ ویسے ہی ناشی ہون[1]۔ جو ہر نبی اور ہر رسول کے زمانہ مین منتج ہوتے تھے۔ صرف ایسا نہین ہونا چاہیئے کہ اہل مذہب اپنے کمالات کو اولین اور سابقین اور متقدمین پر ہی ختم کرتے ہون اور موجودہ زمانہ ان دینی کمالات سے تہیدست ہو کر صرف قصے کہانیون اور قشر اور بے مغز پوست پر قانع ہو گئے ہون۔ کیونکہ جس حالت مین خدا ہمیشہ لاتغیر اور لازوال طاقتون کے ساتھ چلا آتا ہے پھر کوئی وجہ پیش نہین ہو سکتی کہ اس کی بعض صفات تکلم اور مخاطبہ کا تعطل اس بابرکت زمانہ مین تسلیم کر لیا جاوے۔

اس تمہید کے بعد انبیاء سابقین کی نظیرون سے ثابت کیا گیا کہ خدا نے مخلوقات کو ہمیشہ حق و باطل کے تصفیہ مین نہ موسیٰ اور ابراہیم کے زمانہ مین وبدبہ مین رکھا نہ اس ذات پاک نے اس زمانہ مین جبکہ حق و باطل مین بڑا تنازعہ برپا ہوا ہو اور نہ ہی راستی اور ناراستی مین فرق اور تمیز کرنے مین کوئی دقیقہ اٹھا رکھا ہوا اور خدا کی ہمیشہ ایسی عادت جاری رہی ہے۔ کہ ابطال باطل اور احقاق حق مین ایسا کھلم کھلا فیصلہ کر دیا کرتا ہے کہ اس فیصلہ کے سمجھنے مین لوگون کو چندان منطق اور گہرے اور دقیق علوم کی ضرورت نہین ہوا کرتی کیونکہ مذہب ایک ایسی چیز ہے کہ اس کا قبول کرنا اور اس کا پابند رہنا ادنیٰ و اعلیٰ اور خواندہ و ناخواندہ ہر ایک کا فرض ہے۔ جس کے پابند ہوئے بغیر کوئی متنفس خدا کے حضور مین سُرخرو اور عہدہ برآ نہین ہو سکتا۔ اس لئے خدا مذاہب مین نہایت موٹا اور صاف فیصلہ کر دیتا ہے تاکہ ہر ایک موٹی سمجھ والے بچے اور بڈہے پر بھی اتمام حجت ہو کر قیامت کے دن انہین جزا و سزا دی سکے۔ سو جیسے ابوجہل اور محمد صلعم کے درمیان اور موسےٰ اور فرعون کے مابین خدا کا فیصلہ ہوا۔ اسی طور سے اس زمانہ مین پنڈت لیکہرام اور مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے درمیان مین مباہلہ ہو کر یہ فیصلہ ہوا کہ ایک فریق مجرم قرار پا کر فنا ہو گیا اور دوسرا مظفر اور منصور ہو کر لاکھون کروڑون کی ہدایت کا موجب ہوا اور ہو رہا ہے۔

اس طریق سے مجھے معلوم ہو گیا کہ بطریق مباہلہ اسلام دوسرے مذاہب کے مقابلہ راستی اور منجانب اللہ ہے بعد ازان مجھے پھر اسلام کے بہتر[2] فرقون اشیعہ سنی اور وہابی مالکی۔ حنبلی معتزلہ وغیرہ مین فیصلہ کرنا پڑا۔ آخر کار وہ فیصلہ بھی سات دفعہ بذریعہ مباہلہ ہو گیا کہ مرزا صاحب کے کردار اور گفتار اور اصول اور اعمال اور معتقدات صحیح اور برحق ہین کیونکہ خدا قرآن کریم مین فرماتا ہے کہ مین مومنون اور راستبازون کی مدد اور نصرت کیا کرتا ہون اور انہین ہی غلبہ اور فتح بخشا کرتا ہون۔ بعد ازان کسی کے کہنے پر مین نے وہ تمام علامات اور نشانیان جو حضرت صلعم نے امام مہدی اور مسیح موعود کی آمد کے بارہ مین فرمائی ہین۔ بقیہ صفحہ اور عبارات اہل جلسہ کو سنائین اور التماس کی کہ یہ جو مین نے (دیکھو بقیہ صفحہ ۱)

---

[1] اس زمانہ مین جس قدر اسلام کے برخلاف دوسرے مذہب مین وہ اہل اسلام سے منکر اور اسلام کی اقتدار اور ریس کر کے خدا کی زندہ صفات کے قائل ہین اور یہ صرف ان لوگون کا دعویٰ بلا دلیل ہے کہ خدا قادر مطلق یا عالم الغیب ہے وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ جب کوئی مخالفین اسلام سے (ہندو آریہ عیسائی وغیرہ) تجربہ کی رو سے کوئی دعوےٰ کر کے یہ نہین کہہ سکتا کہ مین نے تجربہ اور آزمائش کی رو سے خدا کو عالم الغیب یا رحمان یا مالک مانا ہے کیونکہ جب ان مین سے کوئی بھی علم غیب اور الہامی پیشگوئیون اور خوارق عادت کے طور پر الٰہی اقتدار اور تعریف کا قائل نہین بلکہ گذشتہ نبیون اور رشیون اور منیون کی

بقیہ حاشیہ کالم ۲۔ کہانیون اور سنے سنائے واقعات پر اس کا کچا ایمان ہے پہر ان کا خدا کی زندہ صفات کا اقرار کرنا نرا دعوےٰ اور سناتنون کے قصے کہانیون سے ذرہ ترجیح رکھتا ہان ہم لوگ کہہ سکتے ہین کہ خدا ہمیشہ سے عالم الغیب اور مالک اور رحمان اور رحیم ہے جیسے کہ تجربہ کی رُو سے بذریعہ صدہا پیشگوئیون کے ہمنے خود تجربہ کر لیا ہے۔ مگر ہمارے مخالف یونہی ریس کرتے ہین۔ پہر ان مین کوئی بھی فرد بشر ایسا موجود نہین جو تجربۃً ہم پر ثابت کر سکے کہ خدا ہے بھی؟

خطبۂ نکاح

(جو حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء کو بعد از نماز عصر صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب کے نکاح پر پڑھا)

الحمد للہ۔ نحمدہ و نستعینہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ۔ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیات اعمالنا۔ من یھدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ھادی لہ۔ و نشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و نشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔

Digitized by Khilafat Library

اما بعد۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ یایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ و خلق منھا زوجھا و بث منھما رجالا کثیرا و نساء و اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ و الارحام۔ ان اللہ کان علیکم رقیبا یایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ و قولوا قولا سدیدا۔ یصلح لکم اعمالکم و یغفر لکم ذنوبکم۔ و من یطع اللہ و رسولہ فقد فاز فوزا عظیما (پارہ ۲۲ رکوع ۶) یایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ و لتنظر نفس ما قدمت لغد و اتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون (پارہ ۲۸ رکوع ۶) خطبۂ نکاح میں ان آیات کا پڑھنا مسنون ہے اور ہمیشہ سے مسلمانوں کا اس پر عمل درآمد چلا آیا ہے

ان آیات میں تقوے کا حکم ہے۔ تقوے سے مراد اول عقاید کی اصلاح ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ صفات میں کوئی شریک ہے اور نہ افعال میں کوئی شریک ہے۔ عبادت میں اس کا کوئی شریک بنانا ناجائز ہے۔ یہ عقاید میں مرتبہ اول ہے اور مرتبہ دوم ملائکہ پر ایمان لانا ہے۔ ملائکہ ہمارے دلوں پر نیکیوں کی تحریک کرتے ہیں۔ جو شخص اس تحریک کو قبول کرتا ہے۔ اور اس پر عمل کرتا ہے۔ اس کا تعلق ملائکہ کے ساتھ بڑھ جاتا ہے اور پھر ملائکہ زیادہ سے زیادہ نیک تحریکات کا سلسلہ اس کے دل کے ساتھ لگائے رکھتے ہیں۔ جو لوگ شیطان کی تحریک بد کو قبول کرتے ہیں ان کا تعلق شیطان کے ساتھ بڑھ جاتا ہے اور جو لوگ ملائکہ کی تحریک نیک پر عملدرآمد کرتے ہیں ان کا تعلق ملائکہ کے ساتھ بڑھ جاتا ہے۔ بیٹھے بیٹھے بغیر کسی بیرونی محرک کے جو انسان کے دل میں ایک نیک کام کے کرنے کا خیال پیدا ہو جاتا ہے اور اس طرف توجہ ہو جاتی ہے وہ فرشتے کی تحریک ہوتی ہے اور جو بد خیال دل میں اچانک پیدا ہو جاتا ہے وہ شیطان کی تحریک ہوتی ہے۔ جس طرف انسان توجہ کرے۔ اسی میں ترقی کر جاتا ہے۔ ملائکہ پر ایمان لانے کا مطلب یہی ہے کہ جب کسی کے دل میں نیک تحریک پیدا ہو تو فوراً اس نیکی پر عملدرآمد کرے۔ برخلاف اس کے جب بد خیال دل میں آئے تو لاحول پڑھنا اور اعوذ پڑھنا اور بائیں طرف تھوکنا شیطان کی شرارت سے بچاتا۔ کیونکہ شیطان طرف راست سے نہیں آتا وہ راستی کا دشمن ہے بلکہ ہمیشہ طرف چپ سے آتا ہے۔ جو لوگ خدا تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور ملائکہ کی نیک تحریکات سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور خدا تعالےٰ کی کتاب کو تدبر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور مرسلین کا نیک نمونہ اختیار کرتے ہیں ان کو خدا تعالےٰ صراط مستقیم پر قدم مارنے کی توفیق دیتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ترقی کرتے ہوئے مکالمہ و مخاطبہ الہیہ کی نعمت کے حصول تک پہنچ جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی توحید اور ملائکہ پر ایمان کے بعد تیسری بات ایمان بالآخرۃ ہے۔ جزاء و سزا کا عقیدہ انسان کے واسطے ترقی کا موجب ہے اور اگر خدا تعالےٰ توفیق دے تو یہ ترقی بتدریج انسان حاصل کر سکتا ہے۔ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے ترقی کے واسطے بہت سے سامان آسانی مہیا کر دئے ہیں۔ دیکھو خدا تعالےٰ کا مامور ہمارے سامنے موجود ہے اور خود اس مجلس میں موجود ہے۔ ہم اس کے چہرے کو دیکھ سکتے ہیں۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ ہزاروں ہزار ہم سے پہلے گذرے جن کی دلی خواہش تھی کہ وہ اس کے چہرہ کو دیکھ سکتے پر انہیں یہ بات حاصل نہ ہوئی اور ہزاروں ہزار

۱؎ ترجمہ۔ سب حمد اللہ کے لئے ہے۔ ہم اس کی حمد کہتے ہیں اور اسی کی حمد کرتے ہیں اور اس کی مدد چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اور اپنے اعمال کی بدیوں سے۔ جسے خدا تعالےٰ ہدایت یافتہ ٹھہرائے اُسے کوئی گمراہ نہیں ٹھہرا سکتا اور جسے خدا تعالیٰ گمراہ کرے۔ اسے کوئی ہدایت یافتہ نہیں ٹھہرا سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اُس کا بندہ ہے اور اس کا رسول ہے۔

اما بعد۔ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ شیطان دھتکارے ہوئے سے۔ اے لوگو! اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔ جس نے تمہیں ایک ہی جنس سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔ اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور قرابت کا لحاظ رکھو تحقیق اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور بولو بات سیدھی وہ تمہارے اعمال کی اصلاح کریگا۔ اور تمہارے گناہ بخش دیگا اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ بہت بڑی مراد کو پہنچ گیا۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک جی دیکھ لے کہ اس نے کل کے واسطے کیا طیاری کی ہے اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ بے شک اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

اس زمانہ کے بعد آئین گے جو یہ خواہش کرین گے کہ کاش وہ مامور کا چہرہ دیکھتے پر ان کے واسطے یہ وقت پہر نہ آئے گا یہ وہ زمانہ ہے کہ عجیب در عجیب تحریکین دنیا مین زور وشور کے ساتھ ہورہی ہین اور ایک ہلچل مچ رہی ہے۔ عربی زبان دنیا مین خاص طور پر ترقی کررہی ہے۔ کتابیں کثرت سے شائع ہورہی ہین۔ وہ عیسائیت کی عمارت جس کو ہاتھ لگانے سے خود ہمارے ابتدائی عمر کے زمانہ میں لوگ خوف کہاتے تھے۔ آج خود عیسائی قومین اس مذہب کے عقاید سے متنفر ہوکر اس کے برخلاف کوشش مین ایسے سرگرم ہین۔ کہ یخربون بیوتہم بایدیہم کے مصداق بن رہے ہین۔ اور شرک کے ناپاک عقائد سے بیزار ہوکر اُن پاک اصول کی طرف اپنا رخ کررہے ہیں۔ جن کے قائم کرنے کے واسطے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا مین مبعوث ہوئے تھے۔ یہ سب واقعات قرآن شریف کی اس پیشگوئی کی صداقت کو ظاہر کررہے ہیں کہ اِنّا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ تحقیق ہمنے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہین۔ جیسا کہ الفاظ کی حفاظت یاد کرنے والون اور لکھنے والان کے ذریعہ سے ہوئی۔ ویسے ہی معانی کی حفاظت مجددون کے ذریعہ سے ہوئی اور ہورہی ہے۔ یہ سب کچھہ موجود ہے۔ مگر خوش قسمت وہی ہے جو ان باتون سے فائدہ اُوٹھالے۔ جذبات نفس پر قابو رکھ کر خداتعالے کے احکام پر عمل کرے مساکین اور تیامی کو مال دیوے۔ قسم قسم کے طریقون سے رضا رجوئی اللہ تعالے کی کرے۔ ایک وقت کا عمل دوسرے وقت کے عمل سے بعض دفعہ اتنا فرق رکہتا ہے کہ اول مہاجرین جنہان ایک مٹھی جو کی دی تہی بعد مین آنے والا کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا دیتا تھا تو اس کی برابری نہ کر سکتا تہا۔ سائل کو دو۔ دُکھی کو دو۔ ذوی القربےٰ کو دو۔ نماز سنوار کر پڑھو۔ مسنون تسبیح اور کلام شریف اور دُعاوں کے بعد اپنی زبان میں بھی عرض معروض کرو تاکہ دلوں پر رقت طاری ہو۔ غریبی مین۔ امیری میں۔ مشکلات میں۔ مقدمات میں ہر حالت میں مستقل رہو اور صبر کو ہاتھ سے نہ دو

تقوےٰ کا ابتدا دعا خیرات اور صدقہ سے ہے اور آخر ان لوگون مین شامل ہونے سے ہے۔ جن کی نسبت فرمایا ہے۔ اِنّ الذین قالوا ربّنا اللہ ثم استقاموا۔ جن لوگون نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پہر استقامت دکھلائی تقوےٰ کرنے کے متعلق حکم کے بعد یہ حکم ہے کہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد چاہیئے کہ ہر ایک نفس دیکھہ لے کہ اس نے کل کے واسطے کیا طیاری کی ہے۔ انسان کے ساتھ ایک نفس لگا ہوا ہے۔ جو ہر وقت متبدل ہے کیونکہ جسم انسانی ہر وقت تحلیل ہورہا ہے۔ جب اس نفس کے واسطے جو ہر وقت تحلیل ہورہا ہے اور اس کے ذرات جدا ہوتے جاتے ہین اس قدر طیاریان کی جاتی ہین۔ اور اس کی حفاظت کے واسطے سامان مہیا کئے جاتے ہین توپہر کس قدر طیاری اس نفس کے واسطے ہونی چاہیئے۔ جس کے ذمہ موت کے بعد کی جواب دہی لازم ہے اس آنی فنا والے جسم کے واسطے جتنا فکر کیا جاتا ہے کاش کہ اتنا فکر اس نفس کے واسطے کیا جاوے۔ جو کہ جواب دہی کرنیوالا ہے انّ اللہ خبیرٌ بما تعملون۔ اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال سے آگاہ ہے۔ اس آگاہی کا لحاظ کرنے سے آخر کسی نہ کسی وقت فطرت انسانی جاگ کر اُسے ملامت کرتی ہے اور گناہون مین سے گرنے سے بچاتی ہے۔

اور جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر تم تقوےٰ اختیار کرو۔ اور سیدہی بات بولو۔ تو خداتعالیٰ تمہاری کمزوریون کو معاف کرے گا اور تمہاری غلطیون کی سنوار اور اصلاح ہو جائے گی۔ انسان کو چاہیے کہ ہر وقت اپنے اعمال کی اصلاح مین کوشش کرتا رہے جب مرنے کا وقت قریب آتا ہے تو انسان کے حقیقی اعمال جو خداتعالیٰ کے نزدیک پسند یا غیر پسند ہون۔ پیش ہوتے ہین نہ کہ وہ اعمال جو لوگوں کے سامنے وہ دکھاتا اور ظاہر کرتا ہے۔ پہر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تقویٰ اختیار کرو اور خداتعالےٰ کے اس احسان کو یاد کرو کہ اس نے آدم کو پیدا کیا اور اس سے بہت مخلوق پھیلائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات پر اس کا خاص فضل ہوا اور ابراہیم کو

اس قدر اولاد دی گئی کہ اس کی قوم آج تک گنی نہین جاتی اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ خدا نے ہمارے امام کو بھی آدم کہا ہے اور بثّ منہما رجالاً کثیراً کی آیت ظاہر کرتی ہے۔ کہ اس آدم کی اولاد بھی دنیا مین اسیطرح پھیلنے والی ہے۔ میرا ایمان ہے۔ کہ بڑے خوش قسمت وہ لوگ ہین جن کے تعلقات اس آدم کے ساتھ پیدا ہون کیونکہ اس کی اولاد اس قسم کے رجال اور نساء پیدا ہونے والے ہین۔ جو خداتعالےٰ کے حضور مین خاص طور پر منتخب ہو کر اس کے مکالمات سے مشرف ہون گے مبارک ہین وہ لوگ۔ مگر یہ باتین بھی پھر تقویٰ سے حاصل ہو سکتی ہین اور تقویٰ ہی کے ذریعہ سے فائدہ پہنچا سکتی ہین۔ کیونکہ خدا کسی کا رشتہ دار نہین ہے۔ مجھے سب سے بڑھ کر جوش اس بات کا ہے۔ کہ مین مسیح موعود کی بیوی بچون متعلقین اور قادیان مین رہنے والون کے واسطے دعائیں کرتا ہون کہ خداتعالےٰ ان کو رجالاً کثیراً اور نقوا الحمد والے کے مصداق بنائے۔ آج کی تقریب ایک خاص خوشی کا موقع ہے اور خاص خوشی خان صاحب نواب محمد علی خان کے لئے ہے کہ خدا نے اپنے فضل سے اُن کی قسمت مین یہ بات کردی کہ وہ اس تعلق مین شمولیت حاصل کرین۔ آج یہ تقریب ہے کہ ہمارے امام آدم وقت کے اس شریف لڑکے کا نکاح نواب صاحب کی اکلوتی بیٹی زینب کے ساتھ کیا جاتا ہے اور اس کا مہر وہی ایک ہزار روپیہ مقرر کیا جاتا ہے جو کہ حضرت کے دوسرے لڑکوں کا مقرر ہوا ہے کیا آپ کو (نواب صاحب کی طرف توجہ کرکے) منظور ہے (نواب صاحب نے کہا منظور ہے پہر صاحبزادہ شریف احمد سے پوچھا گیا اُس نے بھی کہا منظور ہے۔) اس کے بعد حضرت نے بمعہ جماعت دُعا کی۔

درخواست جنازہ

ایک لڑکی حسن بی بی احمدی جماعت سے بہت صالح ہمارے گاؤن مین جس کے دل مین بہت جوش اسلام رہتا تھا بفضلہٖ الٰہی سے اخیری جمعہ ماہ رمضان کو فوت گئی ہے اس واسطے یہ درخواست ہے کہ جماعت احمدیہ اس کا جنازہ پڑہین۔

بوٹیخان از شکارپور ضلع گورداسپور

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۷)

چاند گرہن اور سورج گرہن کا رمضان میں ہونا اور ریل کا جاری ہونا اور دمدار تارہ کا طلوع ہونا اور طاعون کا ملک میں پھیلنا ہزار سالہ کتب قدیمہ اور آثار حدیثیہ اور نبویہ سے تلاش کرکے آپ لوگون کے حضور میں پیش کی ہین۔ حق تو یہ تھا۔ کہ آپ لوگ ان کتابون کو دیکھکر ہمین بتلاتے۔ کیونکہ مین جو کفار (سکھون) اور منکرین اسلام سے آیا ہون۔ مجھے ان دار قطنیون اور مشکوٰۃ وغیرہ کتابون سے کیا تعلق یا واسطہ تھا۔ کہ ان کا مطالعہ کرکے ان باتون اور رسول کریم صلعم کے فرمودہ نشانیون پر آپ صاحبان کو اطلاع دیتا بلکہ یہ آپ لوگون کا حق تھا۔ کہ ہمین بتلاتے۔ مگر حیف ہے ان لوگون پر کہ انہین اپنے گھر کی خبر نہین اور غیر اور بیگانے ناواقف آپ لوگون کے گھر مین گھس کر یہ بتلاتے ہین کہ تمہاری کوٹھڑیون مین فلان فلان جواہرات اور موتی ہین۔ ان سے تم بے خبر سو نہ رہو۔ اب مین امید کرتا کہ ان حدیثون کے حوالجات اور حضرت رسول کریم کے پاک لبون سے فرمودہ علامات کو سنکر اور کتابون مین لکھا ہوا پاکر پھر بھی اس نور اور رحمت سے خالی رہے۔ جو عین وقت پر نازل ہوا اور دور دور سے لوگون نے اور غیر مذہب کے کفار نے اسے شناخت کیا۔ زیادہ کیا تحریر کیا جاوے اس پیارے لیکچر کی کیفیت غالباً الگ شائع ہوگی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

ماسٹر عبد الرحمان

ضروری اطلاع

اس وقت کو محسوس کرکے جو ہمارے بھائیون کو مختلف مدات کا چندہ مختلف اشخاص کے نام بھیجنے میں پیش آتی ہین۔ صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۰۷ء سے ہر ایک قسم کا چندہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے خواہ وہ چندہ مدرسہ کا ہو۔ یا زکوٰۃ کا روپیہ یا مقبرہ بہشتی کا چندہ یا وصیت کا روپیہ یا آمدنی کا دسوان حصہ یا غیر فنڈ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا روپیہ غرضیکہ سوائے لنگرخانہ کے روپے کے جو حضرت اقدس کے نام براہ راست آنا چاہیئے۔

ہر قسم کا چندہ جو قادیان میں بھیجا جاتا ہے محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہیئے۔ لنگر کا چندہ اگر کسی اور چندے کے ساتھ شامل کرکے بھیجنا ہو تو اختیار ہوگا کہ وہ بھی محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ہی بھیجدین اور محاسب اسے حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کر دیگا۔

مگر اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ کوپن مین فرستندہ کا پورا پتہ خوشخط لکھا ہوا ہو اور نیز مفصل ہدایت ہو کہ کتنا کتنا روپیہ کس کس کی طرف سے کس کس مد کا ہے۔ میگزین کی قیمت ہے یا اعانت میگزین یعنے اشاعت اسلام کا روپیہ ہے۔ مدرسہ کا روپیہ ہے۔ یا عید فنڈ کا روپیہ ہے یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا ہے یا بہشتی مقبرہ کا چندہ ہے یا وصیت کا روپیہ ہے یا آمد کا دسوان حصہ ہے یا زکوٰۃ کا روپیہ ہے، یا کسی جائداد کی قیمت ہے، جو رسالہ الوصیت کے ماتحت انجمن مذکور کو دی گئی ہے یا کسی مکان کرایہ ہے یا زمین کی آمد ہے جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت مین ہے یا زکوٰۃ کا روپیہ ہے۔ غرضیکہ پورے طور کے ساتھ کوپن مین اس امر کو واضح کرنا چاہیئے۔ جن سے محاسب کو غلطی نہ لگے۔

تمام رقوم کی رسیدین باضابطہ دی جاوین گی اور ماہ بماہ رقوم آمدنی کسی رسالہ یا اخبار مین شائع ہوتی رہینگی۔ جس شخص کو باضابطہ رسید دفتر محاسب سے نہ پہنچے۔ اُسے ضروری ہوگا کہ فی الفور اپنی مرسلہ رقم کی تحقیق کرے۔ ایسا ہی اگر مطبوعہ رسیدون مین کسی قسم کی غلطی ہو۔ یا کسی نام کا اندراج نہ ہو تو بھیجنے والے کا فرض ہوگا۔ کہ فی الفور خط و کتابت کرے۔

المشتہر

خاکسار محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

نوٹ۔ اس امر کا یاد رکھنا ازبس ضروری ہے کہ رسالہ الوصیت کے ماتحت کئی قسم کا چندہ ہے، شرط اول مقبرہ بہشتی کی یہ ہے کہ کچھ چندہ حسب حیثیت مقبرہ بہشتی کے زمین یا باغ اور دیگر لوازم کی تیاری کے لئے دینا ہوگا سو یہ چندہ چندہ مقبرہ بہشتی کہلاتا ہے۔ دوسری شرط وصیت کی یہ ہے کہ وصیت کرے یا جائداد کی قیمت کے کے روپیہ داخل کرے یا آمد کا دسوان حصہ ہے سو اس کو الگ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان دونون شرطون کا الگ الگ پورا کرنا ضروری ہے۔

ہز ہائینس امیر صاحب افغانستان کی سیر و سیاحت کا نیا پروگرام

افغانستان کی سیر و سیاحت کا پروگرام حسب ذیل از سر نو مرتب کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے موافق امیر صاحب ہندوستان کے مفصلہ ذیل مقامات مین قیام پذیر ہون گے۔

لنڈی کوتل مین ۲ جنوری کو رونق افروزی ۳ کو وہان سے روانگی پشاور مین ۳ کو پہنچ کر وہان سے ۷ کو روانگی۔ ۸ کو سرہند آگرہ مین ۹ کو پہنچکر ۱۰ تک قیام۔ علی گڈھ ۱۶-۱۷ کانپور گوالیار مین ۱۸ کو وارد ۲۰ کو روانگی۔ دہلی مین ۲۱ کو وردد کو روانگی۔ ۲۳ کو اجمیر۔ کلکتہ کو ۳۰ کو آمد۔ ۳ فروری کو روانگی۔ سہاگپور مین ۵ کو وردد۔ ۱۰ کو روانگی۔ بمبئی مین ۱۱ کو فائری اور ۱۴ کو جہاز مین روانگی۔ ۱۶ کو کراچی مین وردد ۱۷ کو روانگی ۱۸ کو سکھر۔ ۱۸ کو بہاولپور مین تشریف آوری ۱۹ کو تشریف بری ۲۲ کو وردد لاہور ۲۵ کو روانگی۔ ۲۶ کو وردد پشاور ۲۸ کو روانگی۔ لنڈی کوتل مین ۲۸ فروری کو وردد اور یکم مارچ کو روانگی جانب کابل کلکتہ مین امیر صاحب کے قیام کیلئے بیلویڈیر ہاؤس مین کیا گیا ہے۔ اوران کے جلو کے آدمیون کے لئے محل مذکور کے قریب خیمے نصب کئے جائینگے۔

چین مین تعلیم نسواں

چین عورتون کی عمدہ تعلیم کے واسطے شور مچا رہے ہین نانکنگ مین ایک اسکول لڑکیون کے واسطے کھولا گیا ہے اس مین چھ اُستانیان ہین۔ جن مین سے دو انگلش لیڈیان ہین۔ چین مین عوام الناس کی شائستگی اور تعلیم کیواسطے جو کوشش کی جاری ہے اس مین بھی عورتین بڑا گہرا حصہ لے رہی ہین پیکن مین عورتون کے واسطے ایک روزانہ اخبار بھی شائع ہونیوالا ہے۔ اس کی ایڈیٹر عورتین ہون گی اور اس مین زیادہ تر بچون کی تربیت کا ذکر ہوتا ہے نجوم اور تاریخ کے متعلق بھی بہت سی باتین چھپتی رہتی ہین۔

نماز جنازہ۔ برادرم کرم الٰہی صاحب ساکن موضع تھال تحصیل کہاریان کی والدہ فوت ہوگئی ہے وہ احباب سے جنازہ غائبانہ

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

الو اخبار ہمارے ملک مین الو اور اس کا پٹھا ایک [illegible] ہے۔ جنوبی افریقہ کے انگریزی علاقہ کیپ کالونی کے دار الخلافہ کیپ ٹاؤن سے ایک ہفتہ وار اخبار انیس سال سے جاری ہے اور ملک مین معزز ہے قیمت [illegible] سالیانہ ہے اور نام اس کا ہے الو۔ الو لکھتا ہے کہ فرانس مین ایک عورت نے بذریعہ عدالت اس وجہ پر اپنے خاوند سے طلاق حاصل کی ہے۔ کہ میرا خاوند میرے ساتھ حد سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔ عیسائی دنیا کے واسطے یا تو طلاق کا دروازہ ایسا بند تھا کہ کسی سخت ضرورت مین بھی طلاق نہ ہوسکتی تھی اور یا ایسا کھلا ہے۔ کہ بات بات پر طلاق ہو جاتی ہے۔

مدارس مین مذہبی تعلیم ولائیت کے اخبارات مین تعلیمی بل کے متعلق بہت شور مچ رہا ہے۔ مجلس عامہ نے اس امر کو منظور کیا ہے کہ ابتدائی مدارس مین مذہبی تعلیم نہ دی جاوے اور مجلس امرا اس کی مخالف ہے۔ آپس مین بہت اختلاف اور شور وغل ہو رہا ہے۔ مذہبی تعلیم تو بجائے خود کوئی بری شے نہین ہے۔ لیکن دین عیسوی جس مذہب کی تعلیم دیتا ہے۔ کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنالو۔ وہ تو درحقیقت اسی قابل ہے۔ کہ ابتدائی مدارس کیا روئے زمین کے مدارس سے اس کو مٹا دینا چاہیے۔ امید ہے۔ کہ مجلس عامہ اس مین کامیاب ہوگی۔ کیونکہ فی زمانہ خدا تعالیٰ کا منشا یہی معلوم ہوتا ہے۔

دو بری چیزین امریکہ کا اخبار ٹرتھ سیکر لکھتا ہے کہ ہمارے ملک مین خراب کن چیزین دو ہین۔ ایک شراب اور ایک گرجے۔ ایک بوڑھے کا ذکر ہے۔ کہ وہ گرجے مین صرف اسیواسطے جاتا تھا۔ کہ وہاں عشاء ربانی کی رسم کے بہانے سے کچھ شراب پینے کو مل جاتی تھی۔ یہ دو خراب چیزین ایسی ہین۔ کہ ایک انسان کے جسم کو خراب کرتی ہے اور دوسرے انسان کے دماغ کو خراب کرتی ہے۔

پرانی عیسویت اخبار ڈی ٹرائیٹ نیوز لکھتا ہے [illegible] پرانے زمانہ مین عیسائیت کا حال اچھا تھا۔ کہ عام لوگون کو بائبل کے پڑھنے اور سمجھنے کی اجازت نہ دی جاتی تھی اور مذہبی کتب کا مطالعہ صرف پادریون اور گرجاؤن کے ملازمین تک محدود رہتا تھا۔ تو کچھ اختلاف نہ پیدا ہوتا تھا اب جبکہ بائبل کا ترجمہ ہو گیا اور ہر شخص کو مذہب سے واقفیت دی گئی تو مختلف فرقے بھی بن گئے اور بائبل کے انکار کرنے والے بھی پیدا ہو گئے اور دہریے بھی بن گئے۔

فری تھنکر کے معنے چیننگ سیورمیس۔ کیلیفورنیا نے لکھا ہے۔ کہ فری تھنکر کون ہے اور لفظ فری تھنکر کے معنے کیا ہین۔ چار سو سال کا تجربہ اور لٹریچر اس ملک مین گواہی دے رہا ہے کہ فری تھنکر وہ ہے۔ جو عیسوی مذہب کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے اور اس کو دنیا سے مٹا دینے کی کوشش کرے۔ فری تھنکر کا اصل مدعا یہ ہے کہ وہ دین عیسوی کو جڑ سے اکھیڑ دے۔ اور وہ اس مین بہت کچھ کامیابی حاصل کر رہا ہے۔

پادری بھاگ گئے شہر کین سس مین ایک اتوار کے دن تمام گرجے بند رہے وجہ یہ ہوئی کہ ہفتہ کے روز شام کے قریب ایک لڑکی نے تمام پادریون کے نام خط لکھدئے جن پر صرف یہ الفاظ تھے۔ "سب راز معلوم ہو گیا بھاگ جاؤ" معلوم نہین پادری صاحبان نے کیا سمجھا شاید یہ خیال کیا ہوگا کہ ہمارے قتل کے واسطے منصوبے باندھے گئے ہین۔ سب کے سب شہر چھوڑ کر بھاگ گئے۔

غلط دعا شہر کریل کے پادری پیڑ گلاس صاحب اپنے معتقدین کے واسطے گرجا مین بلند آواز مین دعائین مانگنے کے عادی تھے چونکہ پادری صاحب کے محلہ مین بہت سے ماہی گیر رہتے تھے اس واسطے آپ نے ایک دن ماہی گیرون کے سامنے باواز بلند دعا مانگنی شروع کی کہ اے خداوند میرے ماہی گیرون کی کشتیان مچھلیون سے بھر دے یہ دعا سن کر فوراً ایک ماہی گیر اٹھا اور پکار کر کہنے لگا کہ نہ خداوند ایسا نہ کرنا ورنہ کشتی ڈوب جائیگی اور سب غرق ہو جائینگے۔

غلیظ رسم ناٹنگھم کی کونٹی کورٹ مین ایک گواہ پیش ہوا۔ عیسوی مذہب کی رسم کے مطابق گواہی سے پہلے اسے کہا گیا کہ حلف کے طور پر بائبل کو بوسہ دے۔ اس نے انکار کیا اور کہا کہ بیسون سال سے یہ چمڑے کی جلد یہان پڑی ہے اور یہ چمڑا بسبب پرانا اور دست مال ہونے کے بہت خراب ہے اور ممکن ہے اس مین ضرر رسان جرم ہون مین اس کو منہ لگانا نہین چاہتا۔ جج معقول آدمی تھا اس نے عذر قبول کیا بلکہ ملک کے ڈاکٹرون کے آگے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس غلیظ رسم کو انگلستان کے قانون سے نکال دینے کیواسطے کوشش کرین۔

ایک پادری صاحب پائونیر اخبار جو گیٹ ریپڈس صوبہ مچیگن سے نکلتا ہے ۲۹ ستمبر کے پرچہ مین لکھتا ہے کہ پادری ای۔ ایل جیمز صاحب گرجے سے خارج کئے گئے اور پادری [illegible] کی سند چھین لی گئی۔ سبب وہی ایک بیگانہ لڑکی کے ساتھ کچھ معاملہ۔

ایک دانا بشپ بشپ چارلس ڈی ولیمس نے [illegible] ستمبر کو نوجوان عیسائیون کے ایک مجمع مین مذاکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بائبل نے کہین یہ دعویٰ نہین کیا کہ وہ خدا کا کلام ہے۔ ہان بائبل ایک قابل عزت عجائب خانہ ہے جس کی اشیاء کو دیکھنا جائز پر ہاتھ لگانا یا استعمال کرنا جرم ہے۔

دہریت اور عیسویت نارمن مے صاحب شہر مونٹریال سے تحریر فرماتے ہین کہ بت پرستی۔ عیسویت اور دہریت دراصل ہم معنے الفاظ ہین ان مذاہب مین سے کسی مذہب کو لے لو۔ سب کا مقصد اور انجام ایک ہی ہے کیونکہ خدائے واحد کے ساتھ کسی کو بھی کچھ تعلق اور واسطہ نہین ہے۔

ایک مس کا اپنا نیلام مس الزبتھ بیگی جو واشنگٹن (امریکہ) کی ایک کنواری لڑکی ہے اور چکیبو کے ایک کارخانہ مین ٹائپ رائٹر کا کام کرتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو نیلام کے ذریعہ سے فروخت کرنے پر مستعد ہے اور اشتہار دیا ہے کہ مین اس شخص کی جیتے جی خادمہ ہو کر رہونگی جو میرے دام سب سے زیادہ لگائیگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وصیت ۵۶

۱۔ میں مسمی شیر علی ولد مولوی نظام الدین صاحب قوم رانجھا ساکن ادرحمہ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور۔ حال مقیم قادیان دارالامان بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۹۔ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود قادیانی کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

۳۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

۴۔ میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ مکان واقع قادیان قیمتی یکصد روپیہ اور جنس قیمتی [illegible] روپیہ اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری یہ جائداد جو اس وقت جس کی قیمت [illegible] روپیہ ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد ۱/۳ جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے اور اس کو فروخت کرکے قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرکے تو بھی وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک ہوگا میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہو۔

۵۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد علاوہ جائداد مذکورہ بالا پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد (ماسوائے جائداد مذکورہ) میری ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

نوٹ۔ جس مکان کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ میرا ارادہ اس کو وسیع کرنے کا اور نئی عمارت بنانے کا ہے اور اسطرح اس کی قیمت امید ہے۔ کہ چار سو تک ہو جاوے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۶۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکورہ جو شائع ہو چکی ہیں یا آئندہ شائع ہوں گی۔ دارالامان قادیان میں پہنچا دے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپردازان مصالح قبرستان اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دوں گا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکوں یا ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

۸۔ میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں میری نعش مقبرہ مذکور میں دفن نہ ہو سکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

۹۔ یہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں نے جمع کرا دیئے ہوں گے۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہونے تھے اس کو بھی وصول اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا۔

الراقم۔ شیر علی عفی اللہ عنہ۔ الموصی۔ قادیان دارالامان ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ ۹ مارچ ۱۹۰۶ء

العبد۔ شیر علی عفی اللہ عنہ

گواہ شد۔ حافظ عبد العلی ولد مولوی نظام الدین ذات رانجھا سکنہ ادرحمہ

گواہ شد۔ نظام الدین والد شیر علی بقلم خود سکنہ ادرحمہ (نشان انگوٹھا)

گواہ شد۔ غلام نبی [illegible]

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

براہ مہربانی یہ چند سطور اخبار بدر میں شائع کرکے ممنون احسان فرماویں۔

باوا نانک صاحب کے چیلوں کو خوشخبری

گوردوارہ کی بانی جس کا اشتہار رسالہ خالصہ میں دیا گیا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیار ہو گئی ہے جس میں باوا نانک جی کا موحد مسلمان اور پانچ ارکان اسلام کا پابند ہونا اور [illegible] درود شریف اور نماز پڑھنا اور باوا نانک و گوبند سنگھ جی کی تعلیم کا اختلاف جس میں زمین و آسمان کا فرق ہے بہت بڑے بڑے دلائل ثبوت سکھ صاحبان کی مسلم پستکوں و مذہبی کتابوں سے دیئے گئے ہیں حتے الوسع مصنف سکھ صاحبان کی خاطر پنجابی [illegible] سے

کام لیا گیا ہے کیونکہ سکھ صاحبان کو پنجابی زبان سے بہت اُنس ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے شائع ہونے پر بہتوں کا بھلا ہوگا۔ چونکہ یہ عاجز اس قدر زرِ کثیر نہیں رکھتا لہٰذا ملتمس ہوں کہ براہ مہربانی کوئی صاحب اس کے چھپوانے کا انتظام کر دیویں۔ عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور۔

المشتہر ۔ محمد یوسف طالب ۔ دوم مدرس مدرسہ پشین ملک بلوچستان
(سابق سوہن سنگھ برہمچاری)

شعر و سخن

(شکریۂ منت منان بتعریف مسیح امام آخر زمان)

خدایا شکر ہے تیرا کہ ہم نے وہ زماں پایا — شب میں جس کی مردوں خدا کو نیم جاں پایا
ترے فضلوں کے میں قربان جاؤں آج کے [illegible] — کہ ہم نے فضل سے تیرے شہ آخر زماں پایا
زمانہ چشم براہ تھا خود اس کی انتظاری میں — طلبگار اس کی آمد کا ہر اک پیر و جواں پایا
مسیح دورِ آخر ہے غلام احمدؐ سرور — ملائک کو بھی جس کے وصف میں رطب اللساں پایا
بشارت جس کی سارے انبیاء دیتے رہے [illegible] — زہے قسمت کہ ہم نے رہنمائے گمرہاں پایا
زمانہ ہی فقط ہم نے نہ پایا اس شہنشہ کا — کہ خداموں میں اس کے ہم نے خود کو بیگماں پایا
یہ تیری ہی عنایت ہے کہ ہم کو یہ ملی نعمت — رواں مرداں کہ جس سے ہم نے ہر دم شادماں پایا
نظر آتی ہے اب سرسبزی و شادابی ہر جانب — جہاں میں تیری رحمت کا ہر اک چشمہ رواں پایا
گئے وہ دن کہ مردہ ہو گئی تھی یہ زمین ساری — ترے فضلوں سے ہم نے اب زمیں کو گلستاں پایا
پرندے اب خوشی سے باغِ عالم میں چہکتے ہیں — ہزاروں بلبلوں کو شاخ پر نالہ کناں پایا
جہاں میں اس کے آنے سے ہی پھیلی ہر طرف خوشبو — ہوا کو بھی ہے گویا ہم نے اب عنبر فشاں پایا
جو غمگین دل تھے انکی اب مرادیں ہو گئیں پوری — تر و تازہ خوشی سے ہم نے روئے عاشقاں پایا
غضب کی وہ دعائیں تھیں خدا کے پاک بندوں کی — کہ جن کی استجابت سے یہ مرد آسماں پایا
جو تھے روباہ سیرت تھم گئے اندر بلوں کے وہ — مقابل میں کھڑا جب سے کہ ہے شیر ژیاں پایا
سعادتمند اس سے اکتساب نور کرتے ہیں — مگر خفاش بد طینت کو ظلمت میں نہاں پایا
نشانات سماوی نے کیا سچا اُسے ثابت — مسیح موعود کو کامل بروقت امتحاں پایا
وہ صورت اور سیرت میں ہے مانند نبی حق — تری رحمت کے قرباں ہم نے کیسا دل ستاں پایا
فزوں اسلام کی شوکت ہوئی ہے اس کے آنے سے — ہے باغ احمدی کا ہم نے اس کو باغباں پایا
بنایا قادیاں کو ہے خدا نے مرجع عالم — ہے جس سے حاسدوں کے سینہ میں زخم نہاں پایا
جو اعدا اپنی تھے ہو گئے مغلوب وہ سارے — شریروں کے لئے اس کو بلائے ناگہاں پایا
دلائل سے کیا قتل اس نے سارے اہل باطل کو — قلم کو اس کے ہم نے بڑھ کے از تیغ و سناں پایا
ہوا ہے انتشار نور جب سے بدر کامل کا — اسی ساعت سے ہم نے دہر میں شور سگاں پایا
ہلاکت کے لئے اس کی نہیں تسمہ لگا چھوڑا — ہر اک بوجہل سیرت کو غرض ریشہ دواں پایا
شریروں کی شرارت کی بجا کیا پیش جاتی ہے — کہ اس کے سر پہ ہم نے ہے خدا کو سایہ باں پایا
زمانہ کے حوادث کی نہیں پرواہ اسے ہرگز — جو دیکھا جلد کے ہم نے اسکو ہر دم شاداں پایا
مقابل گر ہوا اس کے کوئی دشمن تو یوں سمجھو — عدو کا سینہ اس کا چہرہ ہم نے ارغواں پایا
حل ہوا کہ صحت ہوئی یہ قادیاں جا کر — مسیحا کی زمیں کو ہم نے ہے دارالاماں پایا
ہوئی نصرت ہے دین کی اس شہنشاہ کے آنے سے — بحمد اللہ کہ ہم نے یہ عجب صاحبقراں پایا
غریبوں کا ہے ملجا یتیموں کا ہے ماوا — خوشا قسمت ہمارے ہم نے ایسا مہرباں پایا
مریدو احمدی بھائیو ہو مبارک صد مبارک ہو — کہ ہم نے اس فرشتہ رو کو اپنا گلہ باں پایا
چہکتے طائران قدس اس کی بارگاہ میں ہیں — حریم قادیاں کو ہم نے ہے باغ جناں پایا
مریں یہ گوئی اور پیرزادے گدیوں والے — ہدایت سے جنہیں محروم ہم نے بے زباں پایا
ریا کاری سے پہنے جسم پر دلق و مرقع ہیں — ہدایت کو مگر سینہ میں ان کے بے نشاں پایا
خدایا خوش رہے ہر دم تمامی مہدی برحق — کہ ہم نے اس سے تیری ذات کا نام و نشاں پایا

زمانہ ہمیشہ پیغمبروں اور رہنماؤں کا خواہشمند رہا ہے

خداوند کریم غفور الرحیم نے اپنی کریمانہ و رحیمانہ صفتوں سے بہت سی چیزیں اپنی مخلوق کے لئے مہیا کر دی ہیں۔ منجملہ اُن کے انبیاء۔ مرسل۔ پیغمبر امام رہنما ہیں۔ جن کا کام خلق اللہ کو پیغام خدا پہنچانا ہے اور راہ راست دکھانا ہے۔ یہ ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ کہ جب کبھی کسی قوم میں ضعف کے آثار پیدا ہوئے تو خدا تعالےٰ نے اپنی صفت رحمانیت سے اپنا برگزیدہ اس قوم کے درمیان بھیجا۔ تاکہ وہ لوگوں کو چراغ ہدایت کی روشنی دکھائے۔ اور کوچہ ضلالت سے راہ راست پر لاوے۔ جب اس برگزیدہ خدا نے وحدانیت کا وعظ شروع کیا تو بہت سے بلکہ اول اول سارے کے سارے ہی اس کے درپے ہوئے۔ اور آخر آہستہ آہستہ صراط مستقیم پر پہنچ گئے اور جن کم بختوں نے بوجہ نافہمی مخالفت کی اور اس سے بھی تجاوز کر کے ایذا رسانی کے طریق استعمال کئے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ ان کو کیسے کیسے روز سیاہ دیکھنے نصیب ہوئے۔

چونکہ اس زمانہ میں جب کہ قرآن کریم و اسلام پر غیر قوموں کی طرف سے بڑے بڑے ناروا حملے ہوئے۔ تو ضرور تھا کہ ان کے رد کرنے والا اور ہدایت کرنے والا بموجب پیشین گوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی کرسی سے اپنا برگزیدہ بھیجے۔ اب اگر چشم بصیرت و نظر تعمق سے دیکھا جاوے اور ہٹ دھرمی و تعصب سے اجتناب کیا جاوے۔ نیز اشارہ کدعہ (قدعہ یعنی قادیان) و رجل من ابناء فارس والی حدیثوں کی طرف غور کیا جاوے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ بیشک حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجدد ربانی و خدا کے برگزیدہ ہیں اور جو کچھ وہ دعوے کرتے ہیں برحق کرتے ہیں۔

ناظرین! یہ باتیں پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہیں۔ اور پہنچتی جاتی ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ واقعی اسی زمین پر پیدا ہوئے اور اسی زمین پر سما گئے۔ لیکن اب اس بات کے نہ ماننے کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں

کا مذہب اسی بلت سے زمین مین سما جاتا ہے اب
چونکہ یہ خیال مدت سے ان کے دلون مین گہر کئے
ہوئے ہے اس کا خارج ہونا بھی کوئی آسان بات نہین
ہے لیکن آسان بھی ہو سکتی ہے کیونکہ ممکن نہین کہ
اس روشنی کے زمانہ مین کوئی شائستہ قوم ایسی ہٹ دہرمی
بر اڑی رہے۔ اسیطرح آریہ صاحبان و دیگر فرقے بھی جنکو
دارالامان کی انجمنون کی طرف سے چیلنج دئے جاتے
ہین تاکہ یہ بات اظہر من الشمس ہو جاوے کہ کونسا مذہب
یا فرقہ صراط مستقیم پر ہے۔ مخالفت وغیرہ سے باز
رہ سکتے ہین۔

اب بھی اگر کوئی شخص باوجودیکہ سب کو معلوم ہے
کہ حضرت اقدس کے مخالفون نے اپنے فہم ناقص
کی کجی اور زعم فاسد کی بدولت کیسے کیسے روز بد
دیکھے ہین اور انشاء اللہ تعالیٰ دیکھین گے۔ اپنی کسی
مدعا کے لئے مخالفت پر کمربستہ رہے۔ تو وہ اس کا
اختیار ہے۔ کیونکہ خدا کا کام اپنے مرسل کے ذریعے
پہنچانا ہے۔ اس سے مستفید ہونا انسان کا اپنا اختیار
ہے۔ جیسے دوزخ و جنت دونو چیزین انسان ہی کے
لئے ہین۔ اب جس کے لئے وہ سعی کرے گا اسی کو
وہ حاصل کرے گا۔ اگر نیکی کرے۔ تو امید ہو سکتی
ہے۔ کہ وہ جنت مین داخل ہو اور اگر بدی تو ضرور ہے
کہ وہ اپنے کارہائے بد کی بدولت نار جہنم مین
سزایاب ہو۔

صاحبان! انسان کو چاہئے کہ نظر انصاف سے
دیکھے (الانصاف راحت) اور تحقیق و تدقیق
کرے نہ کہ الٹا مخالفت پر کمر کس لے اور کانون مین
تیل ڈالکر آسمان و زمین کے فرضی قلابے ملاتا پھرے
اے مخالفان مسیح موعود و مہدی مسعود وقت
تنگ ہے۔ نشانات ظاہر ہوتے جاتے ہین۔ اب
بھی دین کو دنیا پر مقدم سمجھو اور خدا کا خوف دل مین
رکھو۔ رأس الحکمة مخافة الله۔ خدا سے ڈرنا
حکمت یعنی دانائی کا سر ہے۔ وادیٔ کشمیر کے
رہنے والے بالخصوص میرے مضمون کے مخاطب ہین

الراقم

عبد اللہ شاہ کانسٹیٹ ہائی اسکول سرینگر کشمیر

رسید زر

یکم دسمبر سنہ ۶ء - نمبر ۱۳۵۱ - محمد شریف صاحب صر
" " - نمبر ۱۳۵۰ - رحمت علی صاحب ےر
" " - نمبر ۱۲۹۸ - عبد المنان صاحب ےر
۲ - " " نمبر ۱۳۰۹ - فیض احمد صاحب ےر
۲ - " " نمبر ۱۳۴۰ - محمد علی خان صاحب ےر
۳ - " " نمبر ۷۷۷ - شاہزادہ سلطان رشید صاحب عا ۱۲ر
۳ - " " نمبر ۸۹۲ - غلام مصطفےٰ صاحب عار
۳ - " " نمبر ۱۰۹ - خواجہ کمال الدین صاحب ےر
۴ - " " نمبر ۸۸۷ - غلام محمد صاحب عا ۱۲ر
۴ - " " نمبر ۱۸۶ سہارنپور عا ۱۱ر
۵ - " " نمبر ۱۳۰۶ - امیر الدین صاحب عا ۱۲ر
۶ - " " نمبر ۸۸۵ - عبد الحکیم صاحب عا ۱۲ر
۶ - " " نمبر ۱۳۴۳ - بشیر حسن صاحب عہر
۶ - " " نمبر - ڈاکٹر غلام غوث صاحب عار

دلچسپ علمی خبرین

ڈاکٹر ڈبلیو پی ملرے نے تجربہ کے بعد رائے
قائم کی ہے۔ کہ اسٹرکنائن (ایک دوا جو کچلہ سے بنائی
جاتی اور انگریزی دوا فروشون کے ہان سے ملتی ہے)
سے اس تپ دق مین جو پھیپھڑے سے تعلق رکھتی ہے
استعمال کرنے سے مریض کو بیحد نفع ہوتا ہے مریض
کو چار خوراک ۲۴ گھنٹے مین دینی چاہئین اور بالغ مریض
کو ہر خوراک مین (۱ - ۳۰) گرین تک اور پانچ دن بعد
ہر خوراک مین (۱ - ۳۰) گرین بڑھا دی جاوے۔ یہان تک کہ
بڑھتے بڑھتے ہر خوراک مین (۲ - ۳۰) گرین ہو
جاوے۔ پھر خوراک کو بڑھانے کے لئے (۱ - ۶۰)
گرین کا اضافہ کیا جاوے۔ یہان تک کہ اضافہ کے
ذریعہ خوراک انتہا تک پہنچ جاوے۔ انتہا کے بعد
خوراک مین (۱ - ۴۰) گرین کی کمی کی جاوے۔ خوراک کو
اسی مقدار کی کمی کے ساتھ برابر گھٹایا جاوے۔ اور جب وہ
سب سے کم خوراک پر پہنچ جاوے گی تو مریض کو بیحد فایدہ
پہنچیگا۔ اس کے بعد پھر خوراک مین بتدریج اضافہ شروع
کیا جاوے۔ جہان کہیں تازہ اور صاف ہوا مدقوق کو
نہ مل سکے۔ وہان اسٹرکنائن کے ذریعے علاج کرنا بہتر ہوگا
مزید برآن اگر تازہ ہوا ملنے کی حالت مین بھی اس دوا کو
استعمال کرایا جاوے تو اور زیادہ نفع دے گی۔

پروفیسر۔ کوچن نے جرمنی کی سوسائٹی آف
ٹیوبرکلوسس" مین بیان کیا کہ بعض لوگوں کو مرض دق بیقاعدہ
سانس کے باعث پیدا ہو جاتا ہے۔ اس نے ایک
نقاب بنایا ہے۔ اسے چہرہ پر ڈال کر انسان ٹھیک
طریقہ مین ناک کے ذریعے سانس لے سکتا ہے

اخبار سائینس سفٹنگز سے معلوم ہوا ہے کہ ایک
نے ایک ایسا مصنوعی ہاتھ بنایا ہے۔ جو چیزون اور
اوزارون کو ایسی مضبوطی سے پکڑ سکتا ہے۔ جیسے
کہ اصلی ہاتھ وہ حسب مرضی کھل سکتا اور بند ہو سکتا
ہے۔ بہت ہلکا اور مضبوط ہے۔ اس مین ایک کل ہے
جس کے ذریعے ہاتھ کام دیتا ہے یہ کل ہتھیلی کے
نیچے لگائی جاتی ہے۔

ڈاکٹر۔ رابرٹ۔ ایچ کوگلس کی رائے ہے
کہ اکثر ورزش مفید ہوتی ہے لیکن تھوڑی مقدار مین
جب ورزش سے تکان معلوم ہونے لگے تو ورزش
کو بند کر دینا چاہیئے۔ زیادہ ورزش سے بہت سے
نقصانات ہوتے اور امراض بھی پیدا ہو جاتے ہین
کیونکہ اس سے انسان کا دل کمزور ہونے کے باعث
انسان مین نمونیا اور دیگر امراض کے قبول کرنے کی
خاصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مزید برآن زیادہ ورزش
کرنے والا اچھا خاوند نہین بن سکتا اول تو ورزش
کرنے والے مین زیادہ تر شادی کرتے ہی نہین۔
جو کرہی لیتے ہین۔ ان کی نسبتاً کم اولاد پیدا ہوتی
ہے۔ بہت سوں کی بیویان طلاق لینے پر مجبور ہوتی
ہین۔ جب ورزش کے ذریعے تکان معلوم دینے
لگے یا جب انسان کا دل بڑھ جاوے تو ورزش
بالکل بند کر دی جاوے۔

اخبار سائنس سفٹنگز ایک نامہ نگار کے بیان کے مطابق لکھتا ہے
کہ ممالک متحدہ امریکہ کے ضلع مونٹانہ مین مقام گرینایٹ
کاونٹی مین ایک شخص ہے جس کا جان ڈی پرائس ہے اس شخص کی
کھال ہر سال اسیطرح گر جاتی ہے جس طرح سانپ کی کینچلی اتر
جاتی ہے (ترقی)

سچے کو ہمیشہ راحت ہے۔

سرمہ سلیمانی۔ امراض چشم کا جانی دشمن اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرمائیں اول مفت منگائیے۔ دیکھئے پھر کس طرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چند سے استعمال سے جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار خارش۔ پڑوال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ بصارت دوربینی از حد قوی ہوتی ہے اس پر قیمت دیکھئے صرف ۸ فی تولہ

سنون دندان۔ لو یہ وہ سنون ہے جس نے مدتگا وہ حظ اوٹھایا کہ پھر دانتوں کی شکایت زبان پر نہ لایا بس ہمارے اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ چاہے مرض درد داڑھ میں یا اتفاقیہ ہیں۔ کہلن دندان یا بدبو دہن میں مبتلا ہو یا ان کے دانت داڑہوں سے خون آتا ہو یا مسوڑے پھوٹتے ہوں فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض مبرا اور دانت مثل گوہر آبدار قیمت ۸ فی بکس۔

بکس محافظ النسل۔ یہ وہی بکس ہے جس نے اپنی معجزہ نما خواص سے مایوس مریضوں کو در مقصد پہونچایا ہے اور مہلک سے مہلک جریان۔ کمی باہ۔ سرعت۔ ناطاقتی۔ کمی وغیرہ مرضوں کو صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہٹایا ہے اب ناطاقتوں کو مژدہ ہو کہ یہ اس کی موجودگی میں مایوس نہ ہوں اس میں مفصلہ ذیل ادویات محفوظ ہیں۔ سونے چاندی کی گولیاں طلا طلسمی۔ آب حیات جن کی علیحدہ علیحدہ قیمت عہ رہے اگر صحت میں کسیقدر کمی ہووے۔ تو باقی دوا مفت ارسال ہوگی مریض اپنی حالت لکھتا رہے۔

نوٹ۔ دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھیں۔

المشتہر۔ حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ فیکٹری بلب گڑھ ضلع دہلی۔

خط و کتابت۔ کیوقت تمام خریداران کو چاہیئے کہ اپنے نمبر خریداری کا حوالہ اپنے خط پر ضرور دیا کریں بعض خریدار غلطی سے بجائے اپنے نمبر کے رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ دیدیا کرتے ہیں یہ نمبر خریداری نہیں ہے بلکہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے۔ ہر خریدار کا نمبر علیحدہ ہوتا ہے نیز جو صاحبان ہمارے خط کا جواب دیں ان کو چاہیئے کہ جواب کے وقت ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ کا حوالہ ہی ساتھ ہی دیا کریں تاکہ جواب دینے میں آسانی ہو۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندہر جنہوں نے لندن آسٹریلیا۔ افریقہ آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھہ بنلاتے ہیں۔ ہماری جماعت کے مخلص ہیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے نفع پہنچے۔ **نور الدین**

کارخانہ دوائے ممد بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں انکو بڑے زور سے اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمسے خط و کتابت کر کے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کرلیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان میں دہوم مچگئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ مقام بہیرہ۔ ضلع شاہ پور پنجاب۔ محلہ معماراں

روزانہ اخبار عام

یہ تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہمارا روزیہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلایق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں مینجر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ خبریں تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل و معقول دیجاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرماویں نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲ پیشگی آنے پر جاری رہتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

مفت بلکہ ٹکٹ بھی کارخانہ جات کی طرف سے (رسالہ گوہر نادرہ) دنیا بھر میں نایاب کتاب نہایت جلد بذریعہ کارڈ اطلاع بھیجئے جسقدر آپ اور آپکے دوستوں کے لئے ضرورت ہو پتہ ذیل سے مفت ملینگے۔ جنرل مینجر کارخانجات رائل میڈیکل ہال جگادھری ضلع انبالہ

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے۔ دن میں تخمیناً ۲۵ من سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ صہ اور درجہ دوم مبلغ سے مبلغ عہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے گنا پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان ماموں بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

ایک بے نظیر خط جو آپ کے پڑھنے کے قابل ہے

اِس سے پہلے آپ مفرح عنبری کی نسبت بارہا ہندوستان بھر کے معزز ترین طبقہ کی رائے ملاحظہ فرما چکے ہیں جن میں بڑے بڑے جلیل القدر حکام معزز عہدہ داران جاگیرداران تاجران حکمائے یونانی و ڈاکٹران شامل ہیں جن سے بہتر شہادت کسی چیز کے حُسن و قبح کی دریافت کے لئے تلاش کرنا لاحاصل ہے لیکن ذیل کا عجیب خط جس میں بڑی شہادت موجود ہے۔ اپنی نوع کا نرالا اور شاید دنیا میں پہلا خط اور کسی دوائی کی نسبت پہلی شہادت ہے جو میرے مولا کریم کے رحم و فضل سے مجھ ناچیز کو حاصل ہوئی ہے اور وہ یہ ہے:-

ازجناب بابو غلام رسول صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر (جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بھائی ہیں) برادرم حکیم محمد حسین صاحب قریشی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں ایک مدت سے آپکا اشتہار اخبار الحکم میں دیکھ رہا ہوں مگر چونکہ اشتہاری دواؤں سے مجھے سخت نفرت ہے اسواسطے میں ہمیشہ اس کو بھی بنظر حقارت دیکھتا رہا لیکن آج بوقت دوپہر جبکہ میں قیلولہ کر رہا تھا مجھ اس کے خریدنے کیطرف اپنے مولا کریم کیطرف سے اشارہ ہوا کہ یہ دوائی قوت باہ اور قوت جسم کیلئے مفید ہے اس سے پہلے تو میں اسکی قیمت سے بھی ڈرتا تھا مگر اب جبکہ مولا کریم نے اسکی نسبت اشارہ فرمایا تو ضرور اس کا استعمال کرنا چاہیے لہذا عرض ہے کہ بدیدن کارڈ ہذا آپ تین ڈبیہ بذریعہ وی پی پارسل ارسال فرمائیں۔

دوسرا خط جو بعد میں آیا

برادرم حکیم صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نے آپکے اشتہارات (مفرح عنبری) کی اشاعت حتی الوسع کی یہانتک کہ تحصیلدار صاحب کو وہ دکھایا گیا اور آپ کی دوائی کی تعریف بھی کیگئی اور یہ بھی کہا گیا کہ اس دوائی کیمتعلق مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارات ہو چکے ہیں اور تب سے مجھے کامل یقین ہوگیا ہے وغیرہ وغیرہ لہذا آپ تین ڈبیہ مفرح عنبری بذریعہ وی پی پارسل بھیجدیں۔ آپکا تابعدار غلام رسول۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی — موجد مفرح عنبری / مفرح دلکشار — کارخانہ رفیق الصحت۔ جوبلی کابلی مل۔ لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا